

یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وال دھول اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ علامہ آغا شہید بہت سے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہوا شروع کر دیا۔ یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی، اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ ہر حال میں وہ فوج تھی اس کو برصغیر سے دینا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ ٹیکھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج چھپے ہوئی تو جہاں اس محارت میں داخل ہو گئے جہاں میں میں تھا تو یہ خواب میں کہتا ہوں، دشمن کی جگہ پر رہنا دوست نہیں۔ اور یہ مناسب نہیں کہ آپ اس جگہ ٹھہرا جائے۔ یہاں سے میں بھاگ چلتا چلیے۔ دشمن میرے پاس میں صحت یہی نہیں کہ تیرا سے چلتا ہوں جگہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے تھے۔ اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا۔ تو روایا میں سمجھے ہوں معلوم ہوا جیسے میں انسانی مقدرات سے زیادہ

میرزا کے ساتھ حضور درباروں اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے
 ملے گا یہی ہے کہ بیوں میں ایک ایک میں میرے کہنا پر وہ جوں ہی وقت میرے
 منہ کی کوبی، دھڑکنے کی ایسی ہی طاقت دے گا کہ منہ پھر بھی دو چھوڑے ہرست مجھے
 اور ہرست میں اور ہرست میں

فرمان فوج کے سپاہی

سیریز گزشتہ کے لئے فائنل سب سے پہلے شرفیاد ایکسٹریکٹ میں فریم کی راجہ کا کہ
مجھے دیا گیا، یہاں معلوم ہوتا ہے کہ جرنل ایس ایچ بہت پیچھے رہ گئے ہیں، مگر یہاں
چلا ہوا جرنل اور وہیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پروردگار کے پیش منشی علی جباری
ہے۔ یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں پہنچا۔

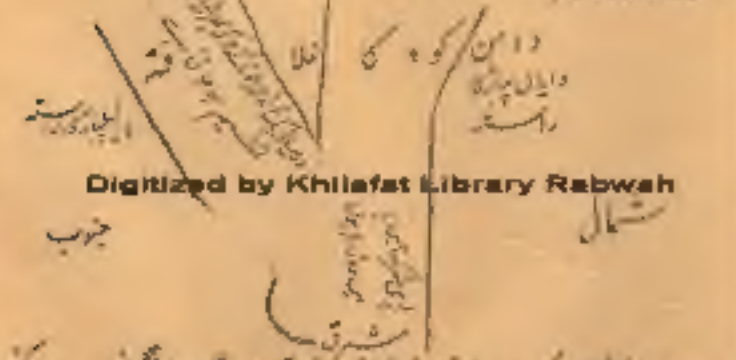
در است کو

کھلایا کرتی ہے۔ بد قسمیت جو اس بوجھ کے حملہ کھا ہے۔ رویا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابقہ ہی کی کوئی چیز جو وہ لڑکھنڈی کو اپنی بیوی پر اس کی شوکتا نہیں دیتی تھی اور وہ نقشہ بھی بنا گیا تھا کہ یہ وہ موقع ہو اس مقام سے دوڑ جائے۔ تو اس طرح دوڑ گیا۔ اور پھر وہاں پہنچ گیا۔ چنانچہ رویا میں جہاں میں پہنچا ہوا وہ مقام اس پہنچنے کی جگہ سے متعلق ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکھنڈی میں ہی ام کا بھی ذکر ہے کہ ایک نادر دست سے جسے من اختیار کر لیتے اور اس دست کے اختیار کوئی روپ ہے۔

دنيا ميرزا حسن قاسم

ہو گئے اور جس لمحے گذر کر کہنے میں ناکام رہ گیا چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں
تو اس مقام پر مجھے کئی ایک ڈیڑھ اسی نظر آتی ہیں، جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے اور
کوئی کسی طرف نہیں اور ایک ڈیڑھ اسی کے بالفاظی وہ زنا چھا گیا ہوں سا معلوم کرتا کہ
یشیگو کی کس طرف جاتی ہے مجھے کس کس راستے پر جانا چاہیئے۔ اور میں اپنے دل میں یہ خیال
کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ جس سے کس راستے سے جانا چاہیئے۔ اور میرا کس کس راستے
سے جانا خدا کی بیشیگو کی کس طرف جاتی ہے۔ ایسا کہ میں نفعی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کر لے
جس کا بیشیگو میں ذکر نہیں۔ اس وقت میں اس شرک کی طرف ہار رہا ہوں۔ جو سب کے
آخر میں بائیں طرف ہے۔ اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ محمد سے کچھ فاصلہ پر میرا آپ اور
ساتھی ہے۔ اور وہ سب مجھے آواز دے کر کہتا ہے کہ اس شرک پر نہیں دوسری شرک
پا ہائیں۔ اور میں اس کے کہنے پر اس شرک کی طرف جو بہت دور ہے کہے واپس لوٹتا
ہوں۔ وہ جس شرک کی طرف مجھے آواز دے رہا ہے۔ انتہائی دائیں طرف ہے۔ اور
جس شرک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف یعنی پس چوکھ میں انتہائی
بائیں طرف تھا۔ اور جس طرف وہ مجھے ہار رہا تھا۔ وہ انتہائی دائیں طرف تھی۔ اس کے
لوٹ کر اس شرک کی طرف جو اب میرا دوست ہے کچھ کی طرف واپس بنا لیا معلوم ہوا کہ میں

کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں
 ہوں۔ اور اس زبردست طاقت نے مجھے چاہا کہ درمیان میں سے گزرنے
 والی ایک پگ ٹوٹتی ہو جائے اور میرا سب کچھ مجھے آواز دیا چلا جاتا ہے۔ کہ اُس
 طاقت نہیں، اُس طاقت نہیں، اُس طاقت نہیں، اُس طاقت نہیں، اُس طاقت نہیں، اُس
 طاقت نہیں، اور درمیان پگ ٹوٹتی ہو جائے چلا جاتا ہوں۔ اور میری کھلی ہریاں کے
 مطابق اس جراثیمی کے

[illegible]

دو پیشگوئی جی پوری ہو گئی

اس کے بعد میں پھر انکو جانائیں دیکر اور بار بار توجہ قبول کرنے پر زور دیکر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے

کسی اور مقام کی طرف

روانہ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم سے اور لوگ بھی جلد ہی یوں لا توجہ سے ہیں چنانچہ جی نے میں میں شخص سے جس نے اس مقام میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں جب میں وہاں پہنچا تو اسے عبدالشکور میں کیونکہ اس کی تیری قوم شریک چھوڑ چکی ہے اور وہ خود ہر گھنچے اور اسلام کے تمام حکام پر کار بند ہو چکی ہے۔ وہ وہاں رہے جو میں نے غنوری ملت اور اہل حق و عدل سے مل کر دیکھی۔ اور جو غالباً پانچ نو چھ کی دینیانی ثابت ہے اور معجرات کی وہ جاتی راست میں لگا ہو گئی۔

جب میری آنکھ کھل

تو میری زندگی اکل اکل ہو گئی۔ اور مجھے وقت گھبراہٹ پیدا ہوئی کیونکہ آنکھ کھلنے پر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا گویا میرا اندہ پاگل بھول چکا ہوں۔ اور میری عمر بڑی ہی مانتوں چنانچہ کوئی گھنٹہ بھی نہیں اس بعد پر گذر کر آدھرا چترانگ میں ملنے دیکھا کہ میری عمر بڑی ہی غور کرتا تھا۔ اور اسی میں سوال و جواب میرے دل میں ہوتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس روایہ میں

تین پیشگوئیوں کی طرف اشارہ

کیا گیا ہے۔ ایک پیشگوئی تو میں معلوم ہو رہی ہے کہ میرا نام ہے یا کسی سابق فیض پر نہ ہوئے۔ افسوس کہ میرا نام کو وہ کسی نے کی پیشگوئی ہے۔ اور آریا نے اس کے ساتھ اس کی گھنٹہ کی پیشگوئی پیش ہی ہو چکی ہے۔ ہاں میں لیکن اس کے علاوہ دو اور پیشگوئیوں کی طرف بھی اس اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ ایک پیشگوئی جس میں ذکر ہے کہ

انیس سو سال سے کناریاں

میرا افتخار کر رہی تھیں۔ وہ حقیقت حضرت علیؑ کے ایک پیشگوئی پر جس کا انیل سرخ کوڑا ہی حضرت خیرت بنو ہاشم میں جب چڑھنا ہوا تو ان کے بعض توں مجھے مان لیکن اور بعض توں ان کا کہنا تھا آپ ان اقوام کا قتل و تباہی میں ذکر

کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ انکی مثال ایسی ہوگی جیسے کہ کناریاں اپنی اپنی مشعلیں لیکر وہ ایک کے استقبال کو نکلیں۔ وہ وہاں کے اشتعال میں بجی رہیں۔ بیٹھی رہیں اور بیٹھی رہیں۔ مگر وہ وہاں سے اپنے ہی شعلوں سے جھلک رہی تھیں۔ انہوں نے تو اپنی مشعلوں کے ساتھ تھیلے بھی لے لیا تھا۔ مگر وہ جو تو فتنہ میں انہوں نے مشعلیں آگے لیں مگر تھیلے ایسا تھا نہ لیا جب وہ وہاں پہنچے وہ

ہے۔ اور انہوں نے وہ سرکاری عورتوں سے کہا اپنے تیل میں سو کچھ گھس رہی ہیں۔ یہ کہہ کر ہاتھ پٹائی بھیجی جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تھیں تیل میں سو کچھ گھس رہی ہیں۔ مگر وہ یہ کہہ کر ہاتھ پٹائی بھیجی ہو جاتے۔ تم ہاں میں جاؤ۔ شاید تمہیں وہاں سے تیل مل جائے۔ جب وہاں پہنچے کیسے ہاں آگئیں۔ تو پیچھے سے دو لڑکے آئے۔ اور وہ جو تیار تھیں۔ انکو ساتھ لیکر قلعہ میں آگئیں۔ اور وہاں پہنچ کر دیکھا گیا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں سے احتیاط طور پر بھی آگئیں اور وہاں سے کوئی کھانا نہ کر کے گئے۔ ہمارے لئے کئی روز وہاں کھانا بنے۔ ہم اندر نہ جاسکتے تھے۔ مگر وہاں سے خوب دیا۔ تم نے میرا انتظار نہ کیا۔ تم نے پوری طرح احتیاط نہ کرتی۔ اس لئے اب سوچنا پڑے گا۔ جو کس تھیں۔ تمہارے لئے دو روزہ نہیں کھو رہا جاسکتا ہے۔ حقیقت حضرت خیرت بنو ہاشم کی اپنی بعثت ان کے متعلق ایک پیشگوئی تھی جو انیل میں جاتی جاتی ہو رہی ہے اور میں نے جو یہ کہا کہ

میں وہ ہوں جس کے لئے ۱۹ سو سال سے کناریاں اس بھندر کے

کنارے پر انتظار کر رہی تھیں۔

اس سے میرا سمجھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ

میرے لئے زمانہ میں

میرے تیل سے کیا ان معلوم کے ذریعہ جو خدا تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرماتے ہیں۔ ان قلموں کو میں اپنے معنوں کے معنی و اصطلاح و اسامیہ ہاں ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت خیرت بنو ہاشم کی کناریاں میں کناریاں قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے حقا فرمایا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل ہی وہ میرے ہمارے لئے ایمان لایا۔ ابھی جا رہی تھی۔ اور یہ جو فرمایا کہ مشعلوں و خلیفہ کے اس خلافی انہما نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انتہائی محسوس کیا کرتی تھی آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے یعنی اس الہام الہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو صلیح موعود کے متعلق تھی۔ خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔ لوگوں نے کہا ہمارا بارگاہ ان پیشگوئیوں کے بارہ میں کیا لائے ہے۔ مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی غیب کی سے ان پیشگوئیوں کو بے کلامی کو پیش نہیں کیا تھی۔ اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھکا نہ دے۔ اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کر رہا ہوں جو خدا کے خلاف ہو۔ حضرت خلیفہ اولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط لکھا۔ اور میں نے اس میں یہ خط لکھا ہے۔ جو ہماری پیدائش کے متعلق حضرت خیرت بنو ہاشم کے واسطے سے لکھا۔ اس خط کا کٹھنہ لافان میں چھاپ دیا۔ اور یہ ہے کہ کام کی یہ خبر ہے۔ میں نے ان کو ارباب کو انوار کے لئے کہے۔ وہ خط لکھا۔ اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اُسے تسمیہ میں مشائخ کر دیا۔ مگر افسوس کہ جتنا ہے۔ میں نے اس وقت بھی اس خط کو انور سے نہیں پڑھا۔ صرف سرسری طور پر پڑھا۔ اور اشاہد کے لئے دے دیا۔ لوگوں نے اس وقت بھی کئی قسم کی باتیں کیں۔ مگر

میں خاموش رہا

اس کے بعد بھی بار بار یہ سوال میرے سامنے لایا گیا۔ مگر ہمیشہ میں نے یہی جواب دیا کہ اس بات کی کوئی ضرورت نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ خبریں تھیں اُسے بتایا بھی جائے کہ یہ ہمارے متعلق خبریں ہیں یا ہرگز یہ ضروری نہیں کہ جس شخص کے متعلق یہ پیشگوئیاں ہیں وہ دعویٰ بھی کرے کہ میں ان پیشگوئیوں کا مصداق ہوں۔ بلکہ مثال کے طور پر میں نے بعض دفعہ بیان کیا ہے کہ ریل کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ سنانے والے جانتے ہیں کہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ وہ واقعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اب یہ ضروری نہیں کہ ریل خود چلی بھی کرے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشان پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ ہماری جماعت کے دوستوں نے یہ اور قسمی قسم کی دوسری پیشگوئیاں بار بار میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق ظاہر کروں۔ مگر میں نے انہیں ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کیا کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود گواہی دے دے گا کہ ان پیشگوئیوں کا میں مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو ان کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔

دونوں صورتوں میں

مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق نہیں تو میں یہ کہہ کر کیوں گھبرلاؤں کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں اور اگر میرے متعلق ہیں تو مجھے حلقہ باری کی کیا ضرورت ہے کہ وقت خود بخود حقیقت ظاہر کر دے گا۔ فرض جیسے الہام الہی میں کہا تھا "انہوں نے کہا کہ انیوالا بھی ہے یا ہم دو سر کے راہ لگیں" (تذکرہ مشائخ) دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لبا عرصہ گزر گیا۔ اس لیے عرصہ کے متعلق بھی حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایامات میں خبر ہو رہی ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کے متعلق حضرت یونسؑ کے بھائیوں نے کہا تھا کہ تو اسی طرح یوسفؑ کی باتیں کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ قریب لڑکے ہو جائیں گے۔ یا بالک ہو جائیں گے اور یہی الہام حضرت سیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ (تذکرہ مشائخ) اسی طرح یہ الہام ہوا کہ یوسفؑ کی خوشبو مجھے آویں ہے۔ (تذکرہ مشائخ) جتنا تھا کہ خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ میرا ایک لیے عرصہ کے بعد ظاہر ہوئی۔

میں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ میرے متعلق ہیں۔ بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا۔ اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں۔ اس لیے

میں ہی ان کا مصداق ہوں۔ تو اس میں کوئی حرج نہ تھا کہ کسی کشف یا الہام کا نام نہ لی جاور یہ ہونا ایک زائد امر ہوتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا۔ اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دیدیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج میں نے

پہلی دفعہ

وہ تمام پیشگوئیاں منگو کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے۔ اس لیے میں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بہن تھا اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے۔ مگر آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ پوری کی ہے۔

میں اس کے متعلق اس وقت تفصیل سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر یہ جوتا ہے کہ

وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا

اس کے متعلق ہمیشہ سوال کیا جاتا ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ اسی طرح دوسرے دن ہے مبارک وغیرہ کے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ سو یہ جو الہام ہے کہ وہ تین کو چار کر نیوالا ہوگا۔ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہن اس طرف تھا تھا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کر نیوالا ہوگا۔ اسی وہ جو تھا بڑا ہوگا۔ گو یہ سہو ہے یہ چار تو جو تھے بیٹے کے لحاظ سے سب بات بالکل صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اول پیدا ہوئے اور جو تھیں پورا اسی طرح حضرت سیح موعود علیہ السلام کے مجھ سے پہلے ہماری والدہ کے تین بیٹے ہوئے۔ اس طرح بھی تین کو چار کر نیوالا تھا۔ اسی طرح میرے بعد حضرت سیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے۔ اس لحاظ سے بھی میں تین کو چار کر نیوالا ہوں۔ پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو اجرت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اس طرح بھی میں تین کو چار کر نیوالا ہوں۔ گو یا تین کو چار کر نیوالا

میں چار طرح ہوں۔ اول و دوم اس طرح

مرزا محمود احمد مرزا بشیر احمد مرزا سلطان احمد مرزا فضل احمد

